بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز جمعہ

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۳۰ محرم سنہ ۱۳۹۲ھ، ۱۷ امان ۱۳۵۱ھش، ۱۷ مارچ ۱۹۷۲ء | نمبر ۶۲

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۶ امان - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۵ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۱۶ امان - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیہ

آئندہ سے ساری دنیا میں تمام احمدی جماعتیں مکہ مکرمہ کی عید کے دن یہ عید منایا کرینگی

ہمارے دل اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ ہم مکہ معظمہ میں عید الاضحیہ کے موقع پر کی جانیوالی قربانیوں سے پہلے قربانیاں کر دیں

خدا کرے کہ وحدتِ اسلامی کی مہم میں ہماری یہ کوشش بار آور ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ مورخہ ۲۷ صلح ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۲۷ جنوری ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں:-

"ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ" (الصّف: ۱۰)

"لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔" (البقرہ: ۲۸۷)

اس کے بعد فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کے عالمگیر غلبہ کی بشارت دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسلام کے اس عالمگیر غلبہ کا وعدہ دیا تھا۔ چونکہ آپ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد تھا اس لئے آپ کو جو بشارتیں دی گئی تھیں ان کا مجموعی زمانہ بھی قیامت تک ممتد ہے۔

تاہم بعض بشارتیں اپنی حقیقت کے لحاظ سے ایسی ہیں کہ جو شروع دن سے ہمیں جلوہ گر نظر آتی ہیں اور ہر زمانہ اور ہر صدی میں اُن بشارتوں کے مطابق ہم

اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے جلوے

دیکھتے رہے ہیں۔ جب کہ بعض بشارتیں معین اور مخصوص وقت سے تعلق رکھتی ہیں۔

مومنانہ ذمہ داریوں کو نباہنے پر اللہ تعالیٰ کی نصرت کا نازل ہونا ہر زمانہ سے تعلق رکھتا ہے اور یہ سلسلہ صرف پہلی صدی سے یا پہلے سال ہی سے نہیں بلکہ پہلے دن سے شروع ہوا اور آخری وقت تک جاری رہے گا یعنی اگر اس دنیا کی زندگی دو لاکھ سال بعد ختم ہونی ہے یا دس ہزار سال بعد ختم ہونی ہے یا دو تین ہزار سال بعد ختم ہونی ہے تو اس خاتمہ کے آخری گھنٹے میں بھی اگر ایک آدمی اپنی مومنانہ ذمہ داریوں کو نباہے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرے گا۔

پس ایک تو اس نوعیت کی بشارتیں ہیں کہ جن کا کسی خاص زمانہ یا وقت یا صدی یا سال یا مہینہ یا دن کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا بلکہ وہ مستقل بشارتیں ہیں جن کا ہر زمانے اور ہر ملک کے ساتھ تعلق ہوتا ہے لیکن بعض بشارتیں مخصوص اور معین وقت کے لئے ہوتی ہیں مثلاً ایک آدمی سے یہ کہنا کہ میں تیرے ہاتھ میں کسریٰ کے کنگن دیکھتا ہوں یا یہ کہنا کہ کسریٰ کے ملک پر غلبہ عطا ہوگا یا قیصر روم اسلام کے ہاتھوں مغلوب ہوگا۔ چنانچہ اپنے وقت پر یہ بشارتیں پوری ہوئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ان دونوں بڑی طاقتوں کا زور قریباً ٹوٹ چکا تھا۔ البتہ کہیں کہیں اُن کے آثار باقی رہ گئے تھے لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ تو ہیں باقی رہ گئی تھیں۔

ایران کی فتوحات کی ابتداء

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی اور اس کے بعد قریباً اسی زمانہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری زمانہ میں قیصر روم کے ساتھ خود قیصر کی نالائقیوں کی وجہ سے جنگ کے آثار پیدا ہوگئے تھے اور کچھ جھڑپیں بھی شروع ہوگئی تھیں لیکن اُن کے ساتھ بڑی بڑی لڑائیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لڑی گئیں۔

بہر حال یہ جنگیں ایک خاص زمانہ کے اندر رونما ہوئیں۔ پھر جب تک خدا تعالیٰ نے چاہا اسلام اُن کے اُوپر حاکم رہا اور اب بھی اُن علاقوں پر حاکم ہے۔ غرض اس وقت کی معروف دنیا پر اسلام پھیلا اور اس طرح یہ ایک بشارت تھی جو پوری ہوئی۔ البتہ اس قسم کی کچھ بشارتیں ایسی بھی ہیں جن کا خلافتِ اُولیٰ یا ثانیہ یا ثالثہ یا رابعہ یعنی اسلام کی نشأۃ اولیٰ کے زمانہ کے ساتھ تعلق تھا۔ مثلاً کسی بشارت کا تعلق خلافت اُولیٰ کے ساتھ تھا کسی کا خلافتِ ثانیہ کے ساتھ تو

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیٰ ہذا القیاس کسی کا تعلق بعد کے زمانے کے ساتھ تھا اور یہ بشارتیں اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی رہیں۔

تاہم بعض ایسی بشارتیں ہیں اور ان میں سے بعض بہت زبردست بشارتیں ہیں جن کا تعلق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم تر روحانی فرزند حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ مثلاً یہ بشارت جس کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں بھی ہے کہ

"لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ"

یعنی اس کے ذریعہ اسلام کو ایک عالمگیر غلبہ عطا کیا جائے گا۔

اسلام کی نشأۃ اولیٰ کے وقت ایسے ذرائع اور سامان میسّر نہیں تھے کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جاتا۔ اسی واسطے ہم نے یہ محاورہ ایجاد کیا ہے کہ اس وقت اسلام معروف دنیا میں پھیلا۔ کیونکہ اس نقطۂ نگاہ سے اس وقت کے حالات کے مطابق دنیا دو حصوں میں بٹی ہوئی تھی یعنی ایک معروف دنیا اور ایک غیر معروف دنیا۔ مگر اب ہمارے زمانے میں معروف دنیا تو ہے لیکن غیر معروف دنیا کوئی نہیں۔ اب دنیا میں کوئی ایسا غیر معروف علاقہ نہیں جہاں آبادی تو ہو لیکن وہ انسان کے علم میں نہ ہو۔

پس لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کی رو سے اس عالمگیر غلبہ کی بشارت اسلام کی نشأۃ اولیٰ کے زمانہ میں پوری ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ اس کا تعلق تو اسلام کی نشأۃ ثانیہ یعنی مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ساتھ ہے۔ اس کا تعلق تو بنی نوع انسان کے دل میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک عالمگیر محبت پیدا ہو جانے سے ہے اور اس کا تعلق تو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک عالمگیر عشق سے ہے کیونکہ اس کے بغیر اسلام کا عالمگیر غلبہ ممکن ہی نہیں۔ لیکن ہمارے اس زمانے سے پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک عالمگیر محبت اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے ایک عالمگیر عشق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق اسلامی تعلیم جیسا کہ قرآن کریم نے بیان کی ہے۔ وہ ساری دنیا میں پہنچتی ہی نہیں تھی۔ غرض دنیا کے ان باشندوں کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کیسے پیدا ہو سکتی تھی جہاں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں پہنچا اور ان لوگوں کے دلوں میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کیسے پیدا ہو سکتی تھی جنہوں نے آپؐ کا نام بھی نہیں سنا تھا۔ پس بغیر دیکھے یا بغیر سنے کسی کے دل میں محبت کا پیدا ہونا ناممکن بات ہے۔ اس لئے اسلام کے اس عالمگیر غلبہ کا تعلق حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی جماعت سے ہے اور اس لحاظ سے

ایک بڑی بھاری ذمہ داری

ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر ڈالی ہے اور یہ امر ان تمام قربانیوں کا متقاضی ہے۔ جن کا اشارہ اس عید میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً جان کی قربانی ہے۔ خدا تعالیٰ کے دین کے لئے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس مادی دنیا کے عیش و آرام سے جانتے بوجھتے ہوئے پرے ہٹ جانا اور ایک درویشانہ اور فقیرانہ زندگی کو اختیار کرنا اور یہ بھی ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ پھر اوقات کی قربانی ہے۔ وقف میں ایک جان کی قربانی ہوتی ہے اور ایک زندگی کی قربانی ہوتی ہے۔ ایک واقفِ زندگی دراصل زندگی کی قربانی دے رہا ہوتا ہے۔ اور ایک مجاہد جو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے یا اپنے نفس یا اپنی ماں بہن کی عزت و آبرو کی خاطر جان دیتا ہے تو وہ اپنی جان کی قربانی پیش کرتا ہے مگر ایک واقفِ زندگی اپنی ساری زندگی کی قربانی دیتا ہے۔ جتنی دیر امن کے حالات میں زندگی بسر ہوتی ہے، وہ کہتا ہے کہ میری زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے قربان ہے۔

پھر اسی طرح مال کی قربانیاں ہیں۔ اس کے علاوہ ہزار قسم کی قربانیاں ہیں۔ بے شمار قسم کی قربانیاں ہیں جنہیں انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی نعمتیں ہم پر بے شمار ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی ہر نعمت سے ایک حصہ واپس مانگتا ہے جس کے لئے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے اس زمانہ ہی میں اسلام کے عالمگیر غلبہ کا امکان تھا۔ کیونکہ اس عالمگیر غلبہ کے لئے دو چیزوں کی ضرورت تھی۔ ایک یہ کہ ساری دنیا اپنے علم کے لحاظ سے ایک برادری بن جائے۔ اور دوسرے یہ کہ سفر کی سہولتوں کے لحاظ سے ساری دنیا ایک برادری بن جائے

چنانچہ اب امریکہ میں ایک واقعہ رونما ہوتا ہے تو بعض دفعہ ریڈیو کے ذریعہ ایک گھنٹے کے اندر اندر ہم تک اس کی اطلاع پہنچ جاتی ہے۔ مگر کسی زمانہ میں عرب سے سیّاح یا مورّخ نکلتے تھے۔ تو وہ ایک طرح سے اپنے بیوی بچوں سے رخصت ہو کر نکلتے تھے۔ کیونکہ انہیں یہ پتہ نہیں ہوتا تھا کہ واپس آنا ہے یا نہیں۔ "پتہ نہیں واپس آنے والا حصہ" تو ہر وقت انسان کے ساتھ لگا رہتا ہے کیونکہ زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن چونکہ وہ سالوں باہر کے ملکوں میں پھرتے رہتے تھے اور پیچھے ان کے خاندان والوں یا دوستوں کو کوئی علم نہیں ہوتا تھا کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہیں۔ وہ زندہ ہیں یا مر چکے ہیں اور پھر تین یا چار سال یا بعض دفعہ پانچ چھ سال کے بعد مثلاً چین کا سفر کر کے واپس حجاز میں یا مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ یا شام یا عراق میں یا جہاں سے چلے تھے وہاں پہنچ جاتے تھے۔ یعنی اپنے مرکز سے نکل کر ارد گرد کے علاقوں میں سالہا سال تک پھرتے رہتے تھے اور پھر وہیں واپس آ جاتے تھے۔ لیکن مہینوں نہیں بلکہ سالہا سال تک سفر کرتے رہتے تھے۔ مگر اب یہ حال ہے کہ آپ کی آواز سے زیادہ تیز رفتار ہوائی جہاز بن گئے ہیں اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ لوگ یہ سوچ رہے ہیں کہ وہ اس سے بھی زیادہ تیز رفتار جہاز بنالیں۔ بہرحال اس وقت تک جو عملاً تجربہ ہو چکا ہے وہ بھی ڈیڑھ دو ہزار میل فی گھنٹہ یا شاید اس سے بھی کچھ زیادہ تیز رفتار سے چلنے والے ہوائی جہاز بن گئے ہیں۔ جس کا مطلب، یہ ہوگا کہ لاہور سے جدّہ تک کم و بیش ایک دو گھنٹے کی مسافت ہوگی۔ پس سفر کی سہولتیں پیدا ہو گئیں اور پھر ایک جگہ کے واقعات کا دوسری جگہ تار اور براڈ کاسٹنگ کے ذریعہ علم ہو جانے کی سہولتیں میسّر آ گئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں تار اور براڈ کاسٹنگ کا انتظام بہت ناقص تھا اور اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس

وحدتِ قومی

جس کا لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ میں اشارہ کیا گیا ہے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ رونما ہوگی، اس کی بنیاد گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رکھیں گے مگر اس کا اجراء آپ کے خلفاء کریں گے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مکّہ مکرّمہ میں نہ تار گھر تھا، نہ ٹیلیفون کا کوئی انتظام تھا اور نہ براڈ کاسٹنگ کا کوئی اسٹیشن قائم تھا۔ ۱۹۰۸ء میں آپؑ کا وصال ہوا۔ ۱۹۲۶ء میں ایک صاحب نے حج کیا اور پھر حج پر ایک کتاب لکھی۔ جس میں وہ لکھتے ہیں (اور یہ ۱۹۲۶ء کی بات ہے) کہ مکّہ مکرّمہ جو حجاز کا ایک بڑا شہر ہے اس میں صرف ایک پوسٹ آفس ہے اور اس ڈاک خانہ کا عملہ ایک پوسٹ ماسٹر اور دو ہرکاروں پر مشتمل ہے یعنی شہر بھر میں دو آدمی ڈاک تقسیم کرنے والے ہیں اور ایک آدمی ڈاک خانہ میں بیٹھا رہتا ہے۔

حالانکہ اب ایک بڑے گاؤں میں بھی اس سے زیادہ عملے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس اس وقت ڈاک اور تار وغیرہ کا یہ حال تھا۔ تاہم اس وقت بنی نوع انسان نے وحدتِ اقوام کی طرف قدم اٹھالیا تھا اور وحدتِ اقوام کے لئے جن کوششوں کی ضرورت تھی ان کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ رکھ دی گئی تھی اور منصوبے تیار کر لئے گئے تھے لیکن ان کا اجراء خلافتِ مہدی معہودؑ سے تعلق رکھتا تھا۔

اب جیسا کہ میں نے بتایا ہے عنقریب ایسا وقت آ جائیگا کہ آپ لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز اڑیں گے اور ایک گھنٹے کے اندر اندر جدّہ پہنچ جائینگے اور جہاں تک براڈ کاسٹنگ کا تعلق ہے وہ تو چند منٹوں میں ساری دنیا میں خبر پہنچا دیتا ہے۔

دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ وحدتِ اقوامی کے منصوبہ کو کامیاب بنانے کیلئے اس بات کی ضرورت تھی کہ تمام دنیا (یعنی دنیا کا کوئی حصہ نہیں بلکہ تمام ممالک) اس پوزیشن میں ہوں کہ انکو یہ سہولت میسّر ہو کہ وہ باہمی طور پر مذہبی تبادلۂ خیالات کر سکیں۔ مثلاً مباحثے ہوں یعنی ایکدوسرے پر اپنے اپنے مذہب کی حقّانیت ثابت کرنے کے لئے بحثیں ہوں، مناظرے ہوں، کتابیں تصنیف کی جائیں اور ریڈیو پر بحثیں شروع ہو جائیں وغیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگرچہ یہ سلسلہ ابھی تک شروع نہیں ہوا تاہم اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو جب اس سے زیادہ اثر و رسوخ عطا فرمائیگا تو یہ سلسلہ بحث و تقریر بھی انشاء اللہ شروع ہو جائے گا اور وقت بھی جلد آجائے گا جب

اسلام کے غلبہ کی مہم

میں ہر قسم کی دنیوی سہولتوں سے انشاء اللہ فائدہ اٹھایا جائے گا۔

غرض جہاں تک اشاعتِ کتب کا تعلق ہے یعنی کتابوں کی اشاعت کا تعلق ہے وہ تو اتنی کثرت سے ہو رہی ہے کہ دنیا کا کوئی حصہ اس سے محروم نہیں رہا ہے۔ یہ کام تو پورا ہو گیا ہے۔ اب اگر دنیا کا کوئی حصہ محروم ہے تو وہ اس لئے محروم نہیں کہ ذرائع مسدود ہیں بلکہ وہ اس لئے محروم ہے کہ ہم میں ابھی پوری بیداری پیدا نہیں ہوئی یا ہمارے مالی ذرائع محدود ہیں۔ تاہم اس بارے میں بھی پہلے سے زیادہ سہولتیں پیدا ہو رہی ہیں اور انشاء اللہ زیادہ سہولتیں میسر آتی چلی جائیں گی۔

ریڈیو کے اوپر تو اب بھی اسلام کو پھیلایا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے میرا خیال تھا کہ مغربی افریقہ کے ممالک خود پیسے اکٹھے کر کے وہاں ایک براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم کر لیں اور میرا دل یہ چاہتا ہے کہ اس وقت دنیا میں جو سب سے زیادہ طاقتور ریڈیو سٹیشن ہے ہمارا یہ ریڈیو اس سے بھی زیادہ طاقتور ہو میرے خیال میں اس وقت سب سے زیادہ طاقتور ریڈیو سٹیشن روس کا ہے۔ واللہ اعلم یہ میرا اندازہ ہے کیونکہ کبھی روسی خبریں سُنی جائیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آدمی سامنے بیٹھا باتیں کر رہا ہے۔ دوسری جگہوں کے ریڈیو سٹیشن کی آواز اتنی صاف نہیں ہوتی جتنی روسی ریڈیو کی ہوتی ہے اور غالباً یہ دنیا کا سب سے بڑا سٹیشن ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ چار پانچ سال کے بعد جب ہمیں براڈ کاسٹنگ سٹیشن لگانے کی توفیق ملے تو کوئی اور ملک یا خود روس ہی میں اس سے زیادہ طاقتور براڈ کاسٹنگ سٹیشن لگ جائے۔

بہر حال دل یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں سب سے بڑا اور طاقتور براڈ کاسٹنگ سٹیشن وہی ہو جہاں سے صبح و شام اللہ اکبر کی آوازیں آ رہی ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جا رہا ہو۔ انشاء اللہ یہ وقت بھی جلد آجائے گا۔

غرض براڈ کاسٹنگ کے سامان میسر آگئے اسی لئے میں کوشش کر رہا ہوں کہ اس کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کے بارے میں پورا فائدہ اٹھایا جائے مگر دنیا میں چونکہ بڑا تعصب پایا جاتا ہے اور لوگ یعنی عیسائی اور دہریہ جن کے ہاتھ میں براڈ کاسٹنگ سٹیشن ہیں وہ ہمیں موقع نہیں دیتے حالانکہ ہم انہیں پیسے دینے کے لئے تیار ہیں لیکن پھر بھی وہ ہمیں وقت نہیں دیتے۔ دو تین سال ہوئے مجھے خیال آیا کہ اگر مجھے موقع دیں تو میں کسی عید کے موقع پر تقریر کر دوں یعنی اس عید کے موقع پر نہیں بلکہ کسی عید الاضحیہ یا عید الفطر کے موقع پر اور جس میں میں ساری دنیا کو

عید کا پیغام

پہنچا دوں اور اس عاجز بندے کی طرف سے عید کا پیغام تو ایک ہی ہے کہ ہر احمدی یہ کوشش کرے کہ اسلام کے اس عالمگیر غلبہ اور اس کی آخری فتح کے دن قریب سے قریب تر آتے چلے جائیں۔ میرا یہ پیغام ساری دنیا میں پھیل جائے جسے ساری دنیا کے احمدی اور انکے دوست بھی سنیں لیکن ایسے براڈ کاسٹنگ سٹیشن جو عورتوں کی لپ سٹک کے سامان کے اشتہار تو پیسے لیکر نشر کر دیتے ہیں مگر انہوں نے میری تقریر نشر کرنے سے انکار کر دیا گویا وہ خدا تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنانے کیلئے پیسے لیکر بھی ہمیں وقت نہیں دے سکتے۔

بہر حال یہ ایک تعصب ہے اس تعصب کی تار باریک سا دھاگہ بھی انشاء اللہ کٹ جائیگا گو اس وقت یہ ہمارے راستے میں روکیں پیدا کر رہا ہے مگر جس وقت اللہ تعالیٰ کا طاقتور ہاتھ اس پر آگرا تو چرخے کے گِنے ہوئے ایک تنکے سے دھاگے کی طرح یہ ٹوٹ جائیگا کیونکہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے مقابلے میں اسکی نہ کوئی طاقت ہے اور نہ کوئی حیثیت! اور اس کا خاتمہ بھی انشاء اللہ ہو کر ہی رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عالمگیر غلبہ کے لئے تیسری چیز یہ بیان فرمائی ہے اور اس کے دو حصے ہیں (اور یہ دو حصے میں کر رہا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ان دونوں چیزوں کو اپنے مقام پر اکٹھا بیان فرمایا ہے) ایک یہ کہ دنیا کے ہر حصے میں الٰہی تائیدات اور الٰہی نشانات ظاہر ہونے لگ جائیں اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے زبردست نشان جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے آپ ہی کے روحانی فرزند حضرت مہدی معہود کو دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک نشان خواہ وہ کہیں ظاہر ہو ساری دنیا کو اس کا علم ہو جائے یعنی براڈ کاسٹنگ یا کتب وغیرہ کے ذریعہ اس کا پتہ لگ جائے مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ڈوئی کے ساتھ مقابلے کا نشان ہے اور ڈوئی کا امریکہ کے ساتھ تعلق تھا۔ پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مہدی معہود کے لئے ایک اور بڑا زبردست نشان بتایا تھا اور وہ سورج اور چاند گرہن کا نشان تھا جسے تعیین کر کے بتایا گیا تھا۔ چنانچہ یہ نشان ایک سال ہمارے اس علاقے میں ظاہر ہوا اور دوسرے سال انہی موعودہ تاریخوں میں یہی نشان امریکہ میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان نشانوں کو خود سامان پیدا کر کے اپنے دستِ قدرت کے ساتھ ساری دنیا میں پھیلا دیا اور ان کے متعلق ساری دنیا کو پتہ لگ گیا۔

علاوہ ازیں اور بہت سے نشانات ہیں جن میں سے مثلاً ایک

قبولیتِ دعا

ہے اور یہ بھی ایک بڑا زبردست نشان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وہ عاجز بندے جو اس کے دین کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی قبولیتِ دعا کے نشان دکھاتا ہے اور قبولیتِ دعا کے یہ نشان ہر ملک میں بڑی کثرت سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ یہ نشان مغربی افریقہ میں، مشرقی افریقہ میں، انگلستان میں، امریکہ میں، یورپ میں اور جزائر میں بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ غرض مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ ہر ملک میں نشان ظاہر ہو رہے ہیں

پس یہ جو تیسری اور ضروری شرط تھی۔ وحدتِ اقوامی کے لئے وہ اس طرح پوری ہو رہی ہے کہ زبردست نشان ظاہر ہو رہے ہیں جن کا پھیلاؤ علمی لحاظ سے اور نشان کے ظہور کے لحاظ سے یا مجھے یوں کہنا پڑے گا کہ علمی اور ظہوری وسعت ان میں اتنی ہے کہ جو عالمگیر حیثیت رکھتی ہے۔

غرض وحدتِ اقوامی کے لئے یہ ایک قسم کی تمہید تھی اس مسئلے کو سمجھانے کے لئے جس کا آج میں اعلان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وحدتِ اقوامی کے لئے ایک آلہ اور ایک ہتھیار جو ہمیں عطا فرمایا ہے وہ "حج" ہے۔ جہاں ساری دنیا کے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ چنانچہ اب اس دفعہ اعلان ہوا ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک سے پانچ لاکھ مسلمانوں نے مکہ مکرمہ میں جمع ہو کر فریضہ حج ادا کیا ہے۔

پس وحدتِ اقوامی کے لئے حج کا ادارہ اور فریضہ مقرر کیا گیا ہے جس کی ادائیگی کے لئے مختلف ملکوں سے لاکھوں مسلمان مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں اور آپس میں تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ حج کے اور بھی ہزاروں فوائد ہیں۔

حج کو چاند کی پہلی یا دوسری تاریخ سے نہیں باندھا گیا بلکہ اس کا تعلق چاند کی نویں تاریخ سے ہے اور جو رویتِ ہلال حج کی نویں تاریخ مقرر کرتی ہے وہ رویتِ ہلال سوائے مکہ مکرمہ کے اور کہیں نہیں یا سوائے عرب کے اور کہیں نہیں۔ مثلاً مجھ میں جس دن اس ماہ کا چاند دیکھا جائے۔ اس کے مطابق حج نہیں ہوتا۔ یا امریکہ میں جس دن اس مہینے کا چاند دیکھا جائے۔ اس کے مطابق حج کی تاریخ نہیں مقرر کی جاتی یا پاکستان یا افغانستان یا ہندوستان کے مسلمان اگر مہینے کا چاند دیکھیں تو اس دن سے حج کی تاریخ معین نہیں ہوتی۔ گو حج کا تعلق رویتِ ہلال سے ہے مگر یہ اس رویتِ ہلال سے ہے جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے تعلق رکھتی ہے اور یوم حج یا جسے یوم عرفہ بھی کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی اور رویت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا۔

پس

حج کا فریضہ

وحدتِ اقوامی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک ذریعہ ہے ویسے اس کے علاوہ اس کے اور بہت سارے فوائد ہیں اس لئے کسی کو یہ گمان نہ گذرے کہ اس کا یہی ایک فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں اس کی صفات کے بے شمار جلوے کار فرما ہیں۔ جہاں تک فریضہ حج کا وحدتِ اقوامی کے ساتھ تعلق ہے۔ یہ ایک اصولی چیز ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے شاید کسی نوعمر یا کم علم کو دھوکا نہ لگے اس لئے میں نے ضمناً یہ بات بیان کر دی ہے۔

بہر حال فریضہ حج کا ایک بڑا فائدہ اور اس کا ایک بڑا مقصد وحدتِ اقوامی کے قیام میں ممد و معاون بننا ہے اور حج کا تعلق اگرچہ رویتِ ہلال سے ہے۔ مگر یہ اس رویتِ ہلال سے ہے جو مکہ مکرمہ میں رُونما ہو۔

دوسری چیز میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے سارے کے سارے علماء اور فقہاء (یعنی مختلف فقہی خیالات رکھنے والے بھی اس بات پر قریباً متفق ہیں کہ اگر کسی ملک کے ایک حصے میں چاند نظر آجائے اور باقی حصے ملک میں چاند نظر نہ آئے اور جہاں چاند نظر آئے وہاں چاند دیکھنے والے یعنی رویتِ ہلال کی گواہی اور شہادت دینے والے معتبر اور ثقہ لوگ ہوں یعنی ان پر اعتبار کیا جا سکتا ہو تو امام وقت یا حاکمِ وقت یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ وہ سارا ملک ایک ہی دن عید منائے گا۔ ویسے فقہاء نے روزہ کے متعلق بھی یہ کہا ہے کہ ایک ہی دن روزہ رکھا جائے گا۔ مگر یہ اس صورت میں ہے کہ جہاں تک اس حاکم وقت یا امام وقت) کی آواز پہنچ جاتی ہے یہ نہیں کہ جہاں تک اس کی آواز نہ پہنچے یا اس علاقے میں اگلے دن چاند نظر آئے تو وہ بھی اس کے مطابق پہلا روزہ رکھیں گے۔ یہ میں اس وقت روزہ کی بات ضمناً کر رہا ہوں کیونکہ یہ مسئلہ بھی بیچ میں آجاتا ہے یعنی جہاں تک آواز پہنچتی ہے امام وقت یا خلیفہ وقت کے کہنے کے مطابق یا اس کے فیصلہ کے مطابق لوگ رمضان اور عید کریں گے خواہ ان کو چاند نہ بھی نظر آئے جس کا مطلب یہ ہے کہ اصولی طور پر فقہاء اس بات پر متفق ہو گئے کہ امام وقت

رویتِ ہلال کی شہادت

دینے والوں میں سے جن کی شہادت معتبر سمجھتا ہو۔ اس کے مطابق فیصلہ کرنے کا مجاز ہے۔ خواہ کہیں چاند نظر آئے یا نہ آئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسری بات یہ ہے کہ دُنیا تو ایک چکر میں ہے۔ ہماری صبح سورج کے طلوع کا وقت اَور ہے اور جاپان کی صبح سورج کے طلوع کا وقت اَور ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کرۂ ارض کو قریباً گول بنا کر اور اس کا ایک خاص محور مقرر کر کے اسے حکم دیا کہ اسی محور پر چکر کاٹتا ہے۔ اس سلسلہ میں اور بہت ساری چیزیں ہیں لیکن میں ان کی تفصیل میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔

بہر حال جہاں تک طلوع و غروبِ آفتاب کا تعلق ہے ہمارے ہاں آجکل کم و بیش چھ بجے صبح سورج نکلتا ہے۔ ویسے تو لاہور اور ہمارے ربوہ کا بھی سات آٹھ منٹ کا فرق ہے۔ لیکن اصولاً اگر ہمارے ہاں چھ بجے سورج نکلتا ہے تو ہمارے وقت کے لحاظ سے مکہ مکرمہ میں قریباً دو گھنٹے بعد یعنی آٹھ بجے سورج نکلتا ہے اسی طرح ہمارے وقت کے لحاظ سے انگلستان میں گیارہ بجے سورج نکلتا ہے اور چونکہ یورپ اور انگلستان کے وقت میں نصف گھنٹے کا فرق ہے اسلئے یورپ میں ساڑھے چار گھنٹے بعد یعنی ساڑھے دس بجے سورج نکلتا ہے۔ امریکہ اور ہمارے وقت میں قریباً بارہ گھنٹے کا فرق ہے۔ چنانچہ یہاں چھ بجے صبح سورج طلوع ہوتا ہے تو وہاں کم و بیش چھ بجے شام سورج طلوع ہوتا ہے۔ ایک معین وقت تو ویسے بھی کسی جگہ مقرر نہیں کیا جا سکتا کیونکہ سردیوں اور گرمیوں میں دن چھوٹے بڑے ہوتے رہتے ہیں اسلئے ہر جگہ کا وقت علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے۔

پس اگر ہمارے ہاں چھ بجے صبح سورج نکلا تو مکہ مکرمہ میں آٹھ بجے نکلا، یورپ میں ساڑھے دس بجے نکلا، انگلستان میں گیارہ بجے نکلا اور امریکہ میں چھ بجے شام نکلا اور

یہ قدرتی فرق ہے

لیکن اس فرق کے باوجود ہم نے ایک تاریخ مثلاً یکم جنوری مقرر کر دی۔ اب ساری دنیا میں یکم جنوری کی تاریخ کارفرما ہے یعنی ساری دنیا میں ایک ہی دن ہے جسے ہم یکم جنوری کہتے ہیں۔ ویسے اس کے آگے اصول بنا دیئے گئے ہیں یعنی سورج نکلنے کے اوقات میں اختلاف کے نتیجہ میں جو مسائل پیدا ہوتے تھے ان کو قانون قدرت کی روشنی میں یا مصنوعی طور پر حل کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنی سہولت کے لئے اس کائنات کی ہر چیز کی تسخیر کرے اور اسی حق کے نتیجہ میں انسان اپنی سہولت کے لئے زمین کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کو اس طرح مسخر کرتا ہے کہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے اس میں گاجر اُگا لیتا ہے۔ پس صرف مکان کی تسخیر ہی نہیں بلکہ زمان کی تسخیر بھی انسان کا حق ہے کیونکہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اسلئے ہر چیز انسان کے لئے مسخر کی گئی ہے۔ چنانچہ انسان اپنی سہولت کے لئے زمانے کو بھی مسخر کرتا ہے۔ اسی لئے ہمارے یہ سارے اوقات یعنی کیلنڈر وغیرہ میں بہت کچھ مصنوعی ہے یعنی جسے انسان نے اپنے لئے مسخر کیا ہے اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس

دُنیا کے دن کی ابتداء

کہاں سے ہو۔ کیونکہ دُنیا تو ایک مسلسل چکر میں ہے۔ اس سلسلہ میں کل میں ابوالعطاء صاحب سے بات کر رہا تھا تو یہ کہنے لگے کہ جو ملک ہمارے مغرب میں ہے وہاں چاند کے نظر آنے کا امکان زیادہ ہے کیونکہ ان کو آدھ گھنٹے کا زیادہ وقت مل جاتا ہے۔ یعنی جس جگہ سورج آدھ گھنٹے بعد غروب ہوتا ہے وہاں گویا آدھ گھنٹے کا وقت اور مل گیا۔ میں نے کہا کہ جہاں سورج نے دو گھنٹے بعد غروب ہونا ہے انہیں دو گھنٹے وقت مل گیا اس طرح گویا جدہ والوں کو چاند دیکھنے کا پاکستان سے دو گھنٹے زیادہ وقت مل گیا اور جو ملک جدہ سے تین گھنٹے مغرب میں ہیں وہاں جدہ کی نسبت سے تین گھنٹے زیادہ اور ہماری نسبت سے پانچ گھنٹے زیادہ وقت مل گیا اور امریکہ ہم سے مغرب میں ہے جہاں کے وقت کا فرق بارہ گھنٹے کا ہے اسلئے امریکہ والوں کو بارہ گھنٹے کا زیادہ وقت مل گیا اور امریکہ سے آسٹریلیا مغرب میں ہے تو آسٹریلیا میں رہنے والوں کو اس سے بھی زیادہ وقت مل گیا پھر آسٹریلیا سے برما زیادہ مغرب میں ہے اس لئے برما میں رہنے والوں کو اس سے بھی زیادہ وقت مل گیا اور برما سے پاکستان مغرب میں ہے اسلئے پاکستان کو اس سے بھی زیادہ وقت مل گیا۔ پس یہ دلیل تو ٹھیک نہیں بنتی۔ اس واسطے انسانی عقل نے اس کو توڑا ہے یعنی وقت کو بھی انسان نے مسخر کیا ہے لیکن اصل سوال یہ ہے کہ اس وقت دن کی ابتداء کسی جگہ سے مقرر کر دی گئی ہے یعنی یہ اصول بنا دیا گیا ہے کہ اتنی ڈگری پر سے دن شروع ہوگا اور پھر اس کے مطابق دن کے اوقات کا چکر چلتا جائے گا۔

میں یہ کہتا ہوں اور میرے دل میں بڑی زبردست خواہش پیدا ہوتی ہے کہ دن کی ابتداء مکہ مکرمہ سے ہونی چاہیئے اور اس سلسلہ میں عالم اسلام کو آپس میں تعاون کرنا چاہیئے دُنیا کو جہاں سے مرضی ہو دن کی ابتداء کرتی رہے، ہم اپنے مسائل کے حل کرنے کے لئے دن کی

ابتداء

مکہ مکرمہ کے وقت سے کریں گے۔

ایک اور بات یہ ہے کہ (میں اس وقت بہت ساری باتیں ایک دو تین چار کر کے بتا رہا ہوں اور پھر اس کے بعد ایک نتیجہ نکالوں گا) کہ ہماری عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی اور ہمارے دل اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ مکہ مکرمہ میں عیدالاضحیہ کے موقع پر جانوروں کی جو قربانیاں کی جاتی ہیں ہم اپنی قربانیاں اُن سے ایک یا دو دن پہلے کر دیں۔ میں تو جب سوچتا ہوں تو میری طبیعت میں اس سے بڑا انقباض پیدا ہوتا ہے۔ میرے ایک دوست میرے ان خیالات سے متفق نہیں ہو رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ یہ بتائیں کہ کیا آپ کا دل یہ چاہتا ہے کہ ہم یہاں مکہ مکرمہ میں ہونے والی قربانیوں سے پہلے قربانیاں دے دیں وہ کہنے لگے کہ یہ تو دل نہیں کرتا۔ پھر میں نے کہا کہ میرا یہ بھی دل نہیں کرتا کہ ہم ان کے بعد میں قربانیاں دیں۔ بلکہ دل یہ چاہتا ہے کہ ہم بھی اسی دن اُن کے ساتھ ساتھ قربانیاں دیں۔ شاید وقت کے لحاظ سے تو ایسا ممکن نہ ہو لیکن ہم پہلے بہر حال نہیں دیں گے البتہ بعد میں جو قربانی دی ہے وہ یا تو اسی دن ہو سکتی ہے۔ یا دراصل جو زمین کی گردش ہے اس کے نتیجہ میں ممکن ہے اگلا دن آ جائے لیکن مکہ مکرمہ کی عیدالاضحیہ سے پہلے کہیں بھی عید نہیں ہونی چاہیئے اور یہ ساری تفصیل اس وقت طے ہو سکتی ہے کیونکہ سائنس اتنی ترقی کر چکی ہے کہ ہم اس کا ایک چارٹ بنا کر دے سکتے ہیں۔ اسلئے میں جس کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے نہ یہ کہ میری کوئی خوبی دیکھ کر جماعت احمدیہ کا امام بنایا ہے (میں نے یہ ساری تفصیل بتائی ہے تاکہ میں اعتماد میں لے کر آپ کو سمجھا سکوں اور مجھے امید ہے کہ آپ سمجھ گئے ہوں گے) یہ

اعلان کرتا ہوں

کہ آئندہ سے ساری دنیا میں تمام احمدی جماعتیں انشاء اللہ مکہ مکرمہ کی عید کے دن عید منائیں گی اور ساری دنیا کی احمدی جماعتیں یہ کوشش کریں گی کہ وہ اپنے مسائل حل کرنے کے لئے اسلام کے دن کا آغاز (یعنی جہاں ہم نے کسی نقطہ پہ ہاتھ رکھ کر کہنا ہے کہ یہاں سے دن شروع ہوتا ہے) اس سورج کے طلوع ہونے سے تعلق رکھے گا۔ جو مکہ مکرمہ کی زیارت کے لئے مشرق سے ابھر رہا ہوگا

جیسا کہ میں نے تمہید میں بتایا ہے ان شرائط کے ساتھ کسی ملک میں چاند کے لحاظ سے مکہ سے پہلے عید نہیں ہوگی مثلاً اس دفعہ مکہ میں ۲۶؍ جنوری کو عید ہوئی ہے۔ یعنی وہاں ایک دن پہلے ہو گئی ہے۔ پس کسی جگہ مثلاً ۲۶ سے پہلے عید نہیں ہوگی اور نہ ہی مثلاً ۲۵ سے پہلے یوم حج یا یوم عرفہ سمجھا جائے گا۔

بہر حال

یوم حج

کا تو وہاں کی عبادت کے ساتھ تعلق ہے البتہ یہ عیدالاضحیہ ہی ہے جس کا عام لوگوں کے ساتھ بھی تعلق ہے اگر مکہ مکرمہ میں مثلاً ۲۶ تاریخ کو عید ہوگی تو دنیا کے کسی ملک میں احمدی ۲۵ کو عید نہیں منائیں گے اور نہ ایک دن پہلے قربانی دیں گے اور اس شرط کے ساتھ کہ جہاں ممکن ہوگا اور جس کی تفصیل انشاءاللہ مختلف متعلقہ کتب سے پوری طرح نکال کر ان کا ایک چارٹ بنا دیا جائے گا کہ یہ یہ ملک ایسے ہیں کہ جو اسی دن عید کر سکتے ہیں۔ ویسے عیدالاضحیہ اور عیدالفطر کا وقت صبح سورج نکلنے سے زوال تک ہے۔

چونکہ

عید کی نماز کا وقت

طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک ہے اگر کسی ملک میں طلوع اور زوال کا درمیانی حصہ مکہ مکرمہ کے وقت کے ساتھ بالکل مناسبت رکھتا ہے یا کوئی حصہ مطابقت رکھتا ہو (اور بیچ آ کر رہا ہو) یعنی بیچ میں ملتا ہو تو اس ملک میں اسی تاریخ کو عید ہو جائے گی۔ لیکن پہلے نہیں ہوگی یہ تو میں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکتا ہو تو پھر ہم وقت کے لحاظ سے اس کو آگے ڈال دیں گے اور اس طرح دُنیا کا ایک چکر لے آئیں گے گویا یا تو اسی دن عید ہوگی یا سورج کے طلوع و غروب کے اوقات کے اختلاف کے نتیجہ میں اگر اس دن ممکن نہ ہو تو اس کے ساتھ جب بھی قریب ترین زمانہ میں ممکن ہوگا۔ اس میں عید ہوگی اور یہ وقفہ غالباً ایک دن سے آگے نہیں جائے گا اور میرے کہنے کا یہی مطلب ہے کہ ہر جگہ ایک ہی دن عید ہوگی اس واسطے کہ۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا

کی رُو سے انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا گیا۔ اسلام کے غلبہ کے لئے قربانی دینے کے سلسلہ میں انسانی طاقت کی انتہا یہ ہے کہ اگر جان کی قربانی مانگی جائے تو جان قربان کر دی جائے۔ اس سے بڑھ کر انسان سے اور کچھ نہیں مانگا جائے گا۔ اگر اموال کی ضرورت ہو تو جتنا مال مانگا جائے یا جتنے مال کی تم ضرورت سمجھتے ہو اور دے سکتے ہو وہ تم دے دو۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ایک وقت میں یہ سمجھا کہ اس وقت اسلام کو میرے سارے مال کی ضرورت ہے۔ اس سمجھ کے ساتھ اگر وہ کچھ رکھ لیتے تو گنہگار ہو جاتے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا سارا مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ اس وقت اسلام کے غلبہ کے لئے اور اسلام کی مہم کے سلسلہ میں اُن سے جن قربانیوں کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اس کے لئے نصف مال کی ضرورت ہے تو انہوں نے اپنا نصف مال لا کر رکھ دیا۔ اگر وہ نصف سے ایک دھیلہ کم لے کر آتے تو وہ گنہگار ہو جاتے کیونکہ ان کا ضمیر یہ فیصلہ کر رہا تھا کہ اس وقت اسلام تم سے نصف مال مانگ رہا ہے اور وہ اپنی ضمیر کی آواز کے خلاف کیسے نصف سے کم مال دے دیتے۔ لیکن بعض دفعہ کہنا پڑتا ہے کہ سارا مال دے دو۔ چنانچہ

ایک جنگ کے موقع پر

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ جس کے پاس کھانے پینے کی جو بھی چیز ہے وہ لا کر ایک جگہ جمع کر دے۔ چنانچہ جس کے پاس تین من کھجور تھی اس کے لئے بھی ایک مقررہ مقدار میں راشن مقرر کر دیا گیا۔

غرض قربانی کا مطالبہ حالات پر منحصر ہے۔ اگر اسلام کے غلبہ کی مہم ہم سے اس وقت ہماری ساری زندگی کا مطالبہ کرتی ہے تو ہمیں اپنی ساری زندگی وقف کر دینی چاہیئے۔ میں نے بتایا ہے کہ ایک جان کی قربانی ہوتی ہے اور ایک زندگی کی قربانی ہوتی ہے۔ پس اگر جان کی قربانی کی ضرورت ہے تو تم جان دے دو اگر زندگی کی قربانی کی ضرورت ہے تو تم زندگی قربان کر دو۔ اگر مال کی ضرورت ہے تو تم مال دے دو۔ اگر اولاد کی قربانی کی ضرورت ہے تو تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی اولاد کو خدا کی راہ میں قربان کر دو اور اگر وحدت اقوامی کے قیام کے لئے ایک دن عیدالاضحیہ منانے کی ضرورت ہو (جیسا کہ یہ زمانہ آ گیا ہے) تو تم سب بشاشت کے ساتھ اس دن عید مناؤ۔ لیکن چونکہ قانونِ قدرت میں زمین کی شکل اور اس کے محور کو جس طرح خدا تعالےٰ نے چاہا ہے بنایا ہے اس لئے ہمیں اللہ تعالےٰ کے اس قانون کے مطابق تفصیل طے کر کے ان کا اعلان بعد میں کرنا پڑے گا۔ لیکن اس کے نتیجہ میں یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ ایک دن عید نہیں ہوئی کیونکہ

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا

کی رُو سے عید ایک ہی دن ہوگی اور یہ بڑی عید یعنی عیدالاضحیہ کا ذکر ہو رہا ہے جو مکہ مکرمہ کی عید کے ساتھ مطابقت کھائے گی۔

پس فقہا کے کہنے کے مطابق کہ اگر شرائط (جو کہ UNDER STOOD انڈرسٹوڈ یعنی معلوم ہیں) کی رو سے جتنے آدمیوں کی ضرورت ہے وہ یہ گواہی دے دیں کہ چاند نظر آ گیا ہے تو اگر یہ معتبر آدمی ہیں اور ان کی رویت پر اعتبار کیا جا سکتا ہے تو اُن کے کہنے کے مطابق ایک جگہ چاند دیکھنے پر حاکم وقت یا امام وقت سارے ملک کو عید کرنے کے متعلق کہہ سکتا ہے۔

اس لئے آج یہ عاجز بندہ جسے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے

جماعت احمدیّہ کا امام

بنایا ہے (گو یہ جماعت دُنیا کی دھتکاری ہوئی ہے لیکن اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں معزز ہے) یہ اعلان کرتا ہے کہ اس کے وہ بھائی جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور جو معتبر ہیں اور جن کی شہادت قابل قبول ہے اور وہ دنیوی معاملات میں سچ بولنے والے اور صداقت کو اختیار کرنے والے ہیں۔ مکّہ مکرمہ میں ان کی جو رویت ہوگی اس رویت کو صحیح قرار دیا جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس کے مطابق ایک ہی دن یعنی مکّہ مکرمہ کی عیدالاضحیہ کے دن ساری دنیا کی احمدی جماعتیں عیدالاضحیہ منائیں گی۔

اللہ تعالےٰ اس میں برکت ڈالے اور وہ ہمیں وحدت اقوامی کی مہم میں انتہائی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدا کرے کہ مکہ مکرمہ پر جو پہلے سے بھی زیادہ ذمہ داری پڑ گئی ہے وہ اسے نباہ سکیں کیونکہ پہلے انہوں نے اپنے علاقہ کی ضرورتوں کے مطابق کوئی انتظام کیا ہوا تھا اب انہیں ساری دُنیا کو سامنے رکھ کر انتظام کرنا پڑے گا۔ اب دنیا کے تمام ممالک کے ایک حصّے کی طرف سے ان سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ انہیں وقت پر اطلاع دیں تاکہ اس کے مطابق عیدالاضحیہ منانے کی تیاری کریں۔

گو مجھے اس کا ذاتی طور پر علم نہیں لیکن میں نے سُنا ہے کہ حکومت حجاز بعض دفعہ چاند نکلنے کے دو تین دن اور بعض دفعہ چار دن کے بعد اعلان کرتی ہے کہ کِسی دن چاند ہوا اور کون سا دن حج کا ہے لیکن اب ساری دنیا کے احمدیوں کی اُن سے یہ درخواست ہوگی کہ وہ۔

عیدالاضحیہ کے چاند کا اعلان

۲۴ گھنٹے کے اندر اندر کر دیں تاکہ اس تاریخ کے مطابق ساری دنیا کی احمدی جماعتیں عیدالاضحیہ منانے کا انتظام کر سکیں۔

لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے زمین کی جو گردش ہے اس کے لحاظ سے ہمیں ایک دن مختلف شکلوں میں بنانا پڑے گا تاہم عرف عام میں اور ہماری اپنی سوچ بچار میں وہ ایک ہی دن سمجھا جاتا ہے بالکل اسی طرح ہے جس طرح کہ یکم جنوری ۱۲ گھنٹے کے فرق کے باوجود پاکستان اور امریکہ میں ایک ہی تاریخ کہلاتی ہے آپ نے یہ بھی نہیں سوچا کہ یہ دو تاریخیں ہوگئی ہیں حالانکہ ایک ملک میں سورج چھ بجے طلوع ہوا اور دوسرے میں اسی پہلے ملک کے وقت کے لحاظ سے شام کے چھ بجے طلوع ہوا لیکن دونوں جگہ یکم جنوری کی تاریخ کہلاتی ہے کیونکہ عملاً دونوں جگہ یکم جنوری کی تاریخ کارفرما ہے اور ہم نے اپنے تمام مسائل اور کاموں میں یکم جنوری شمار کی ہے۔

پس ہم عیدالاضحیہ کے ایک ہونے کی ابتدا کر رہے ہیں اور ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عید کے ساتھ اپنی عید کو باندھتے ہیں اُن تمام شرائط کے ساتھ جو قانونِ قدرت نے ہم پر عاید کی ہیں یاد رہے کہ بعض شرائط قانونِ شریعت عاید کرتا ہے اور بعض شرائط قانونِ قدرت عاید کرتا ہے۔

غرض ان تمام شرائط کے ساتھ جو قانونِ شریعت یا قانونِ قدرت نے ہم پر عاید کی ہیں تمام دُنیا کی احمدی جماعتیں ایک دن عیدالاضحیہ منایا کریں گی اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس میں برکت ڈالے۔

میری

ایک اور درخواست

دُنیا کے تمام ممالک سے یہ ہے کہ وہ اس وقت دن کی ابتداء یعنی اس کرّہ ارض کے دن کی ابتداء ایک نقطہ جسے زیرو پوائنٹ کہتے ہیں اس سے کرتے ہیں مگر میرے خیال میں یہ نقطہ مکہ مکرمہ ہونا چاہیئے کیونکہ وہ امّ القریٰ ہے وہ تمام بستیوں کی ماں ہے۔ پس یہ وہ زیرو پوائنٹ اور مرکزی نقطہ ہے جہاں سے دن شروع ہوگا۔ کیونکہ ہمیں یہ پختہ یقین ہے کہ انشاء اللہ اسلام ساری دنیا پر غالب ہوگا اور پھر پہلے سے جو ہوئے یہ فارمولے منسوخ کر دیئے جائیں گے اور پھاڑ کر ردّی کی ٹوکری میں پھینک دیئے جائیں گے۔ اور انشاء اللہ ایک دن وہ وقت بھی آ جائے گا کہ ساری دُنیا کا دن مکّی دن سے شروع ہوگا اور اسی کے مطابق ہماری گنتیاں ہوں گی اور ہمارے مسائل حل ہوں گے۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد طلوع ہو۔ اور خدا کرے کہ وحدت اقوامی کے لئے ہماری یہ کوشش بار آور ہو۔ میں نے رات کو بڑی دعا کی کہ اے میرے خدا! مجھ سے کوئی غلط فیصلہ نہ ہو جائے۔ اس لئے میں نے یہاں ساری چیزیں کھول کر بیان کر دی ہیں کہ ہم آئندہ سے یہ عیدالاضحیہ یعنی قربانیوں کی عید حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس فارمولے کے مطابق منائی تھی اس کے مطابق منائیں گے یعنی مکّہ مکرمہ میں جس

فارمولے کے مطابق

عیدالاضحیہ منائی جاتی ہے اس کے مطابق عید منائیں گے۔ خدا تعالےٰ ہماری غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہماری طاقتوں میں اضافہ فرمائے اور جو اس کی شرائط قانونِ قدرت یا قانونِ شریعت ہیں اُن کے مطابق جس طرح ہم دوسرے کاموں کے لئے مختلف وقتوں میں سورج کے طلوع اور غروب کے اختلاف کے باوجود ایک دن مقرر کر دیتے ہیں اسی طرح ہم عالم اسلامی کے لئے یا بعد میں دوسرے درجہ پر عالم انسانی کے لئے مکّہ مکرمہ سے طلوع ہونے والے دن سے ساری دُنیا کے دنوں کو باندھیں اور خدا کرے کہ اس طرح وحدت اقوامی کا دن قریب سے قریب تر آ جائے۔ اللّٰھم آمین۔

حضور جب خطبہ ثانیہ پڑھنے لگے تو فرمایا! یہی دعا میں شروع میں بھی پڑھ چکا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔ وہ طوعی تھی اب سنّت کے مطابق مَیں اس کو دُہرا رہا ہوں۔

چنانچہ خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا اب مَیں دعا کراؤں گا۔ سب دوست دعا کریں کہ دُنیا میں جو اس وقت انقلاب آرہا ہے کبھی وہ ہمیں سمجھ آتا ہے اور کبھی وہ بات ہماری سمجھ سے دُور ہوتی ہے۔ ہم سمجھیں یا نہ سمجھیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان تمام تبدیلیوں اور انقلابات کے نتیجہ میں ایسے حالات پیدا کر دے کہ غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں آؤ اب ہم دعا کرلیں۔

اجتماعی دعا کے بعد حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ آپ سب کے لئے قربانیوں کی اس عید کو بہت بہت مبارک کرے۔

⊙

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

پُرشوکت و پُرجلال اشتہارات کا مجموعہ

یعنی

مجموعہ اشتہارات

جلد اوّل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اوّل طبع ہو کر مارکیٹ میں آ چکا ہے۔ ھدیہ جلد اوّل مجلد علاوہ محصولڈاک دس روپے مکمل سیٹ تین جلدوں میں تیس روپے باقی دو جلدیں بھی جلد طبع ہو جائیں گی انشاءاللہ آرڈر ریزرو کروالیں۔

ملنے کا پتہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۴۸۱

اِمامُ المتقین

مع

نجاتُ المسلمین

چھپ گئی۔ شائقین کو مجلد کتاب میں اگر تین کتابیں خریدیں ایک روپیہ فی کتاب رعایت دی جائے گی قیمت غیر مجلد چار روپیہ مجلد پانچ روپیہ

حکیم عبداللطیف شاہد تاجر کتب

گولبازار ربوہ

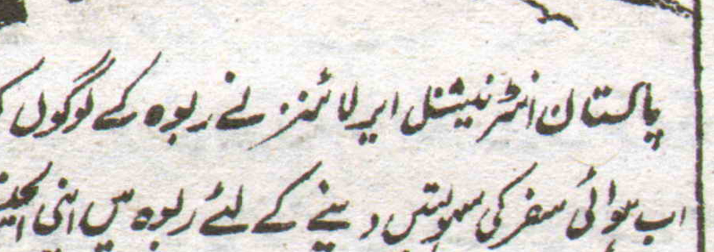

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کردی ہے احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت ویزا، اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ سے بھی ہر قسم کی سہولت مہیا کی جاسکتی ہے

ملک عبدالحفیظ فون ۵۵۵

منیجر احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے ربوہ

ھوالشافی

حیوانات کا مہلک

کسیر اپھارہ

کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب غیر مفید ہو تو واپسی کی رعایت

فی پیکٹ ایک روپیہ

درجن یا زائد پر ۲۵ کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک ۵۰/۱ بذمہ کمپنی تفصیلی لٹریچر مفت

کسیر ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۳۰۶

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے ہے۔ (مینجنگ ایڈیٹر)

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینجر)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے

فی تولہ ۲ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴

بالمقابل

ایوان محمود۔ ربوہ

عالمی شہرت کے سیاستدان چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان

کی

خود نوشت سوانح حیات

تحدیث نعمت

بہت ہی عجیب کتاب جو پہلی مرتبہ منظر عام پر آئی ہے

چوہدری صاحب کے عمر بھر کے مشاہدات، نصف صدی کی سیاست کا آئینہ، تمام ملکی و سیاسی تحریکات کا البم، ایثار، خلوص، حق گوئی، ایمانی جوش اور غیبی تائیدات کے عجیب واقعات، پاک و ہند کے کئی سیاسی رازوں کا انکشاف، دنیا بھر کی سیر و سیاحت کی دلچسپ کیفیات، بین الاقوامی معلومات کی انسائیکلوپیڈیا۔ پوری کتاب ایمان افروز اور سبق آموز بیانات سے بھری ہوئی ہے اسلوب تحریر سلیس انداز بیان اثر انگیز۔ دلچسپ اس قدر کہ شروع کرکے ہاتھ سے نہیں چھوٹتی۔ لفظ طبع بڑی کاغذ آرٹ پیپر صفحات ۷۳۶ قیمت -/۱۵ روپے مجلد ۲۰ روپے

محمد احمد اکیڈمی ۱۸ رام گلی ۳ برانڈرتھ روڈ **لاہور**

"**میری والدہ**" یہ جناب چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب کی وہ نہایت دلچسپ اور سبق آموز کتاب ہے جو بڑی نفاست کے ساتھ چھٹی مرتبہ چھپی ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم **لاہور** فون ۵۲۶۲۳

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں۔

یک روزہ چوزے بچھیاں لیور کی خوراک ٹیکے

ملنے کا پتہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ

یک روزہ پٹھیاں نوّے فی صد جنس کر ۳۰۰/- روپے سینکڑہ ۳ فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد

یک روزہ مرغ ۵۰/- روپے سینکڑہ (مینجر)

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

ماہ امان (مارچ) کا چندہ ۲۰ امان مارچ تک مرکز کو ارسال فرمادیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۵۴